Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۲۸ محرم ۱۳۹۸ھ ۸ صلح ۱۳۵۷ ہش ۸ جنوری ۱۹۷۸ء	نمبر ۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

انفلوئنزا اور آنکھ کی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے افاقہ ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۲۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ پروین بی۔ اے کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ظہور الدین بابر صاحب ایم۔ اے آف گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ میانوالی دس ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

عزیزم بابر صاحب حضرت میاں حسن دین صاحب درویش مرحوم و صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادے اور عزیزہ ناصرہ حضرت میاں فضل کریم صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور بہتر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

(محمد اسمٰعیل منیر استاذ الجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانا اور وعدوں کی قسط کا بروقت ادا کیا جانا ضروری ہے تاکہ غلبۂ اسلام کی مہم رواں دواں رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"ہم نے قرآن کریم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے اور ہمارا عزم یہ ہے کہ ہم نے نوعِ انسان کے قلوب کو پیار و محبت کے ساتھ جیت کر انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مطالعہ کتب

ماہ جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "فتح اسلام" مقرر کی گئی ہے خدام اس کا بغور مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشاعتِ اسلام اُن لوگوں کا کام ہے جن کے دل نورِ ایمان سے بھرے ہوئے ہیں

قرآن کریم میں واضح حکم ہے کہ دین کو پھیلانے کیلئے تلوار مت اٹھاؤ بلکہ اس کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو

"قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو اور یہ مت خیال کرو کہ ابتداء میں اسلام میں تلوار کا حکم ہؤا کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔" (ستارۂ قیصریہ صفحہ ۱۶)

"میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی دینِ اسلام میں جبر نہیں تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کونسے سامان تھے؟ اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دے دیں اور دین کو دشمن کے حملے سے بچانے کے لئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کر دیں اور خدا کی توحید کے پھیلانے کے لئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچیں نہ جنگ کے طور پر بلکہ درویشانہ طور پر اور اس ملک میں پہنچ کر دعوتِ اسلام کریں جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ ان کے بابرکت وعظ سے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جاویں اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں اور بہت سے حصہ آریہ ورت کو اسلام سے مشرف کر دیں اور یورپ کی حدود تک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی آواز پہنچا دیں۔ تم ایمانًا کہو کہ یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبرًا مسلمان کئے جاتے ہیں؟ .....

نہیں یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نورِ ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔"

(پیغامِ صلح صفحہ ۱۵)

پبلشر مسعود احمد ٭ پرنٹر سید عبدالحی ٭ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ صلح ۱۳۵۷ ہش
۸ جنوری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیطان کا سب سے خطرناک وسوسہ اور اس سے بچنے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جتنا زور تقویٰ اختیار کرنے پر دیا ہے اتنا کسی اور بات پر نہیں دیا۔ ان آیات کی تعداد جن میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی عظیم الشان برکات اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات پر روشنی ڈالی ہے بلا مبالغہ کئی سو بنتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کے بغیر کوئی عمل عند اللہ مقبول نہیں ہوتا اور اس کے بغیر انسان حقیقی فلاح سے ہمکنار ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۹۰، آل عمران آیات ۱۳۱ و ۲۰۱)

ترجمہ:۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اس امر سے کہ تقویٰ کے بغیر کوئی مومن بھی حقیقی کامیابی اور حقیقی فلاح سے ہمکنار نہیں ہو سکتا تقویٰ کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تقویٰ کی اس بنیادی اہمیت کے باوجود بہت سے لوگ ایمان کے مدعی ہونے کے باوجود تقویٰ سے کیوں عاری ہوتے ہیں؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ ایسے لوگوں کو آخرت پر حقیقی ایمان نہیں ہوتا۔ چونکہ آخرت کی جوابدہی سے وہ یکسر بے پرواہ ہوتے ہیں اس لئے ان میں تقویٰ جڑ پکڑتا ہی نہیں۔ حضور علیہ السلام نے ساتھ ہی یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ چونکہ شیطان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں ان میں تقویٰ جڑ نہ پکڑے اور اس طرح ان کے نیک اعمال اکارت جائیں اس لئے وہ ان کے دل میں جو سب سے خطرناک وسوسہ ڈالتا ہے وہ آخرت اور اس کی جوابدہی کے متعلق ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر آخرت پر ایمان کمزور ہو گیا تو پھر لوگوں میں تقویٰ جڑ نہیں پکڑ سکے گا اور جو اعمال بھی وہ بجا لائیں گے وہ اکارت جائیں گے اور پھر رفتہ رفتہ وہ نیک اعمال سے غافل ہو کر بالکل راندۂ درگاہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام شیطان کے اس انتہائی خطرناک وسوسہ سے خبردار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطانی وساوس سے محفوظ رکھے۔ شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اسے خسر الدنیا والآخرۃ کر دیتا ہے آخرت کے متعلق ہے کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ ردّ ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں (یعنی متقی) بنا کر معرفت کے سچے سرچشمے کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے"

(تقریر ۲۸؍ دسمبر ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۳، ۵۴)

پس تقویٰ کے پیدا ہونے اور اس کی حفاظت کے لئے آخرت اور اس کی جوابدہی پر ایمان کا پختہ اور مستحکم ہونا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان شیطان کے سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے وہاں متعدد جگہ ساتھ ہی آخرت اور اس کی جوابدہی کا بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ درج ذیل آیات سے ظاہر ہے:۔

(۱) وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۴)

ترجمہ:۔ اور تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ (ایک دن) تم سب کو اکٹھا کر کے اس کے حضور لے جایا جائے گا۔

(۲) وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ (البقرہ آیت ۲۲۴)

ترجمہ:۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ تم (ایک دن) اس کے روبرو ہونے والے ہو۔

(۳) وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۹۷۔ المجادلہ آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کی طرف تم سب کو (زندہ کر کے) لوٹایا جائے گا۔

ان آیات سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ آخرت پر حقیقی اور مستحکم ایمان کے بغیر انسان تقویٰ میں ترقی نہیں کر سکتا اور اس کے بغیر اس کے نیک اعمال عند اللہ مقبول نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے شیطان کا سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ جو وہ انسان کے دل میں ڈالتا ہے وہ آخرت کے متعلق ہی ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ انسان ایمان بالآخرت میں کسی قسم کا تزلزل پیدا نہ ہونے دے اور اس کی جوابدہی سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہے اور اس طرح تقویٰ اللہ میں ترقی کرتا چلا جائے گا۔

سالِ نَو

کیا سبق اس رفت اور آمد سے ملتا ہے ہمیں

مرحبا اے سالِ نَو خوش آمدی خوش آمدی
رحمت و برکات کا موجب ہو تیری ہر گھڑی
کر رہے ہیں تیرا استقبال سب خورد و کلاں
جس طرف دیکھو نظر آتا ہے ہر اک شادماں
تیری آمد سے ہیں جاگ اُٹھیں تمنّائیں کئی
موجزن ہیں خواہشیں اور چاہتیں دل میں نئی
سنگِ میل اِک اَور راہِ زندگی میں آ گیا
رازداں ہے جو ہماری منزلِ مقصود کا
رخصت اپنی زندگی کا ہو گیا اِک اَور سال
لَوٹ کر آنا ہے جس کا تا ابد اَصلاً محال
یہ سبق اس رفت اور آمد سے ملتا ہے ہمیں
آخرت کے واسطے رختِ سفر باندھے رہیں
سال تو دنیا میں یوں آتے بھی ہیں جاتے بھی ہیں
گیت سالِ نَو پہ خوشیوں کے سبھی گاتے بھی ہیں
اس حقیقت سے مگر ہرگز نہ ہم غافل رہیں
سال گنتی کے فقط دُنیا میں رہنا ہے ہمیں
خوش رہیں اَوروں کو بھی ہر آن خوش رکھیں مگر
اپنی پیدائش کا مقصد بھی رہے پیشِ نظر
نوعِ انساں کو کیا پیدا خدا نے کس لئے
دے دیئے دنیا کے اُس کو سب خزانے کس لئے
کر دیا ہے خود بیاں اللہ نے قرآن میں
مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ پڑھو فرقان میں
کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا سے ہے عیاں سرِّ حیات
یہ جہاں ہے در حقیقت مظہرِ ذات و صفات
کیا ہی خوش بخت اور خوش قسمت ہے وہ مردِ خدا
جو اسی کا ہو کے اِک عبدِ حقیقی بن گیا

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

تقریر محترم بشیر احمد خان صاحب رفیقؔ امام مسجد فضل لندن - برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۲)

توحید کے علمبردار اور خدا کے اس پہلوان نے پیشگوئی فرماتے ہی کسرِ صلیب کے سلسلہ میں ایک زبردست مہم چلانی شروع کر دی اور اپنی زندگی میں ہی یورپ اور امریکہ کے سرکردہ لوگوں کو تبلیغ اسلام پر مشتمل خطوط اور پمفلٹ بھجوانے کے کام کا آغاز فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ملکہ وکٹوریہ کو دعوتِ اسلام دی۔ انگلستان کے وزیر اعظم گلیڈسٹون اور تاجِ برطانیہ کے ولی عہد کو تبلیغی مکتوب لکھے۔ امریکہ میں الیگزینڈر ڈوئی کو اور انگلستان میں پادری پگٹ کو چیلنج دیا۔ یہ دونوں آپ کے مقابل پر آئے اور ذلت و خواری کا شکار ہوئے۔ اسی وقت تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں برطانیہ اور امریکہ میں آپ کی زندگی ہی میں سعید روحیں عیسائیت اور تثلیث کے چنگل سے رہائی پا کر اسلام میں داخل ہوئیں اور یورپ میں اسلامی فتوحات کے ساعتِ سعد کا آغاز آپ کے مبارک ہاتھوں سے ہو گیا۔

تو مبالغین یورپ کون تھے؟ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی یورپ یا امریکہ کے قدیم عیسائیوں میں بھی تھوڑے عرصہ سے ہمارے سلسلہ کا رواج ہوتا جاتا ہے چنانچہ حال ہی میں ایک معزز انگریز شہر نیویارک کا رہنے والا جو ملک یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ میں ہے اور جس کا پہلا نام ہے "ایف - ایل - اینڈرسن" نمبر WORTH ST. 202 اور بعد اسلام اس کا نام حسن رکھا گیا ہے وہ ہماری جماعت یعنی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا ہے اور اس نے اپنے ہاتھ سے چٹھی لکھ کر اپنا نام اس جماعت میں درج کرایا ہے اور ہماری کتابیں جو انگریزی میں ترجمہ شدہ ہیں پڑھتا ہے۔ قرآن شریف کو عربی میں پڑھ لیتا ہے اور لکھ بھی سکتا ہے۔ ایسا ہی اور کئی انگریز ان ملکوں میں اس سلسلہ کے ثنا خواں ہیں اور اپنی موافقت [illegible] سے ظاہر کرتے ہیں چنانچہ [illegible] میں میرا نام اور [illegible] پڑھ کر اپنی چٹھی میں یہ الفاظ لکھتے ہیں:

"مجھے آپ کے امام کے خیالات کے ساتھ بالکل اتفاق ہے۔ انہوں نے اسلام کو ٹھیک اس شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جس شکل میں حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی تھا"

اور ایک عورت امریکہ سے میری نسبت اپنے خط میں لکھتی ہے کہ "میں ہر وقت ان کی تصویر کو دیکھتی رہنا پسند کرتی ہوں یہ تصویر بالکل مسیح کی تصویر معلوم ہوتی ہے"...... دن بدن ان ممالک میں ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے قدرتی طور پر ایک جوش پیدا ہو رہا ہے اور تعجب ہے کہ وہ خود بخود ہمارے سلسلہ سے مطلع ہوتے جاتے ہیں اور خدائے کریم و رحیم و حکیم ان کے دلوں میں ایک انس اور محبت اور حسن ظن پیدا کرتا جاتا ہے اور صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کی تیاری کر رہے ہیں اور وہ اس سلسلہ کو بڑی عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جیسا کہ ایک سخت پیاسا اور بھوکا جو شدت بھوک اور پیاس سے مرنے پر ہو اور یکدفعہ اس کو پانی اور کھانا مل جائے اسی طرح وہ اس سلسلہ کے ظہور سے خوشی ظاہر کرتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۲)

دراصل آپ نے یورپ پر جو زبردست روحانی حملہ فرمایا وہ دلائل اور روحانیت اور سچائی کے لحاظ سے ایسا زوردار حملہ تھا کہ آپ کی زندگی میں ہی عیسائی صفوں میں کھلبلی مچ گئی۔ چنانچہ ۱۸۹۱ء میں لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان نے انگلستان کے پادریوں کی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ:۔

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تحریر ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی حکومت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے اور اس جزیرہ (انگلستان) میں بھی کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں...... یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے جس کی بنا پر محمدؐ کا مذہب ہماری نگاہ میں قابلِ نفرین قرار پاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمدؐ کو پھر وہی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہم سے بعض کے ذہن اس طرف مائل ہو رہے ہیں"

اسی طرح انگلستان کے ایک اخبار "چرچ فیملی" نے لکھا:۔

"مرزا غلام احمد صاحب کے پیدا کردہ لٹریچر کا جواب نہ دیا جائے تو عیسائیت کے خلاف ایسا حربہ لٹریچر کی شکل میں پیدا کر دیں گے کہ بائیبل کا صفایا ہو جائے گا۔"

(حیات احمد جلد پنجم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافتِ ثانیہ کے جلال انگیز دور میں یورپ میں باقاعدہ اسلام کی تبلیغی مہم کا آغاز کیا گیا اور احرارِ یورپ کو دعوتِ اسلام دی گئی جس کے نتیجہ میں آسمان سے یورپ کی سعید روحوں پر فرشتوں کا نزول ہونا شروع ہوا۔

کیا ہی ایمان افروز تھی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی — فرماتے ہیں:۔

"وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے"

(رسالہ فتح اسلام)

الحمدللہ کہ آج یہ پیشگوئی پوری شان سے پوری ہو رہی ہے اور کسرِ صلیب کا جو کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد کیا گیا تھا وہ ان فرشتوں کی مدد سے پایۂ تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔

آیئے ذرا ایک نظر یورپ کی موجودہ دینی حالت پر ڈال کر اس بات کا جائزہ لیں کہ احرارِ یورپ کے مائل بہ اسلام ہونے کی رفتار کیا ہے اور یورپ میں اسلام کے غلبہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے آثار کہاں تک نمایاں ہو گئے ہیں۔ حضورؑ کا ارشاد تھا کہ:

"کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار"

کون نہیں جانتا کہ تثلیث عیسائیوں کا بنیادی عقیدہ ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ دینِ عیسوی کا تمام تر دارومدار ہی عقیدۂ تثلیث پر ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ عقیدہ تثلیث کو ۱۸۲۵ء کی مستند PRAYER BOOK میں جو تمام کلیساؤں میں پڑھی جاتی ہے ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:۔

"ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔ نہ اقانیم کو ملائیں نہ ماہیت کو تقسیم کریں کیونکہ باپ ایک اقنوم۔ بیٹا ایک اقنوم اور روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹے اور روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت برابر۔ جیسا باپ ہے ویسا بیٹا ہے اور ویسا ہی روح القدس ہے باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق۔ روح القدس غیر مخلوق۔ باپ غیر محدود بیٹا غیر محدود اور روح القدس غیر محدود لیکن یہ تین غیر محدود نہیں اور نہ ہی تین غیر مخلوق ہیں بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک ہی غیر محدود ہے۔ باپ قادرِ مطلق۔ بیٹا قادرِ مطلق اور روح القدس قادرِ مطلق۔ لیکن یہ تین قادرِ مطلق نہیں ہیں۔ بلکہ ایک قادرِ مطلق ہے"!

یہ ہے عقیدۂ تثلیث لیکن اس گورکھ دھندے کا مطلب کیا ہے؟ یہ کسی عیسائی کو بھی معلوم نہیں بلکہ یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ عقیدۂ تثلیث ایک سربستہ راز ہے جس کو انسانی دماغ سمجھ ہی نہیں سکتا اس لئے انسان کا فرض ہے کہ بلا سوچے سمجھے اس عقیدہ پر ایمان لے آئے۔

مقصد یہاں عقیدۂ تثلیث پر بحث نہیں بلکہ محض یہ بتانا ہے کہ جو عقیدہ عیسائیت کی بنیادی اینٹ ہے اور جس عقیدہ کے لئے عیسائیوں نے سینکڑوں سالوں تک ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے کا خون بہانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ آج وہی عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق خود عیسائی علماء اور پادری صاحبان کے ہاتھوں ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکا جا رہا ہے اور اسلام اور روحانیت کے لئے راستہ صاف کیا جا رہا ہے۔

عقیدہ تثلیث سے بیزاری:

واضح رہے عقیدہ تثلیث سے بیزاری کی یہ رَو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد چلنی شروع ہوئی اور یہی یورپ جس کے ہزاروں کی تعداد میں مبلغ دنیا کے گوشہ گوشہ میں تثلیث کا پیغام لے کر پھیل گئے تھے۔ آج اس عقیدہ سے اظہارِ بیزاری کی دوڑ میں مصروف ہیں۔ یورپ کے نامی گرامی پادری اور عیسائی علماء نے برملا اس بات کا اظہار کرنا شروع کر دیا ہے کہ عقیدہ تثلیث محض گھڑت ہے۔ بطور نمونہ چند عیسائی علماء اور پادری صاحبان کے بیانات (اس عقیدہ کے بطلان کے سلسلہ میں) پیشِ خدمت ہیں:۔

اگست ۱۹۲۱ء میں کیمبرج میں عیسائیوں کی ایک کانگریس منعقد ہوئی اس میں بڑے بڑے پادریوں نے "الوہیت مسیح" کے خلاف زبردست تقریریں کیں۔ ان تقریروں کا ذکر کرتے ہوئے لندن کا اخبار "ڈیلی گرافک" ۱۵ر اگست ۱۹۲۱ء میں لکھتا ہے:۔

"کل ۱۴ر اگست لندن کے سینکڑوں گرجوں میں ایک عجیب اتوار تھا وجہ یہ کہ دو اعلیٰ درجہ کے معزز پادریوں ڈاکٹر روشڈل (ROSHDALE) جو ڈین آف کارلائل ہیں اور ڈاکٹر بیکر اور لیڈی مارگریٹ پروفیسر آف ڈیوینٹی نے عیسائیت پر بم کا گولہ گرایا ہے۔ وہ بم کا گولہ یہ ہے کہ ڈاکٹر روشڈل ڈین آف کارلائل نے کہا کہ یسوع مسیح ایک انسان تھا۔ جس کا جسم انسانی تھا جس کی روح انسانی تھی جس کا دماغ انسانی تھا اور جس کی خواہشات انسانی تھیں۔ اگر اس کا کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونا تاریخی طور پر ثابت بھی ہو جائے تو بھی یہ یسوع کی الوہیت کا ثبوت نہ ہو گا۔ ریورنڈ ڈاکٹر بیکر نے کہا:۔

"ہمیں اس پرانے عقیدہ کو بالکل ترک کر دینا چاہیے کہ یسوع مسیح کا وجود انسانی نہیں تھا بلکہ خدا کا وجود تھا۔"

یہ دونوں پادری صاحبان کس حیثیت کے مالک تھے اور ان کا چرچ میں کس قدر رسوخ ہے اس پر یہی اخبار روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"یہ دونوں پادری دماغی علوم میں نہایت اعلیٰ رتبہ رکھتے ہیں۔ ریورنڈ روشڈل کارلائل چار سال تک ڈین رہ چکا ہے وہ ایک درجن القاب اپنے نام کے ساتھ رکھتا ہے اور تمام قسم کے لیکچر شپ اور فیلو شپ کی عزت اس کے علاوہ ہے۔ نیز ایک درجن کے قریب کتابوں کا مصنف ہے۔ اسی طرح "ریورنڈ بیکر" بھی عیسائی عقائد کے متعلق ایک درجن کے قریب کتابوں کا مصنف ہے۔"

کچھ عرصہ ہوا امریکن رسالہ "نیوز ویک" نے اپنے ۱۱ر اپریل ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں عیسائیوں کے تہوار ایسٹر پر بحث کرتے ہوئے ایک مقالہ زیرِ عنوان "اصل مسیح کی تلاش" شائع کیا تھا اس مقالہ میں مضمون نگار نے لکھا ہے کہ موجودہ سائنسی دور میں رہنے والا انسان اس بات کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا کہ مسیح بیک وقت انسان بھی تھا اور مکمل خدا بھی۔

آگے چل کر یہ مقالہ نگار صاحب لکھتے ہیں:۔

"بہت سے عیسائیوں کے نزدیک مسیح کے متعلق پرانے نظریات اس زمانہ بالکل غیر متعلق نظر آتے ہیں۔ ...... فی زمانہ بعض ہمعصر عیسائی مسیحی دینیات کے استاد ـــــ (RENOLD NEBHOUR) کی طرح مسیح کے روایتی قصہ کو خدا اور بندہ کے باہمی ملاپ کی ایک بے معنی علامت سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک یہ کوئی ایسا واقعہ نہیں۔ جس کی تاریخ سے تصدیق ہو سکے۔"

اسی طرح مضمون میں آگے چل کر بعض ان یورپی اساتذہ دینیات کے نظریات کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو (سب کے سب) الوہیت مسیح کے عقیدہ سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مسیح قطعاً "محض ایک انسان تھا نہ خدا نہ خدا کا بیٹا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"دینیات کے عالم PIET FRANSEN کو بہت سے دیگر اساتذہ دینیات کے اس نظریہ سے اتفاق ہے کہ ہمارے زمانہ میں یہ (؟) بہت مشکل ہے کہ مسیح کی الوہیت سے کیا مراد ہے؟ ان کا کہنا ہے کہ ہنوز ہم اندھیرے میں ہیں۔ بروکلین کے سینٹ فرانسس کالج میں شعبہ دینیات کے صدر ISADOR MC CARRON کا کہنا ہے کہ مسیح کی الوہیت کو [illegible] کی طرف سے کبھی بھی دو اور دو چار کی طرح واضح طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ مسیح کو خود اس بات کا علم نہیں تھا کہ وہ خدا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ہم مسیح کو ایک عام انسان تصور کریں۔ ایک ایسا انسان جس نے ہر انسانی حس اور جذبہ کو اپنے اوپر وارد ہوتے دیکھا اور اس کا تجربہ کیا۔"

JAMES ALBERT PIRE امریکہ میں عرصہ دراز تک بشپ کے عہدہ پر فائز رہے ہیں اور عیسائی حلقوں میں بہت قابلِ قدر اور مشہور ہوتے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۶۶ء میں ایک کتاب "WHAT IS THIS TREASURE" کے عنوان سے لکھی جس میں انہوں نے عیسائیوں کے مروجہ عقائد یعنی عقیدہ تثلیث، حضرت مسیح کا کنواری کے بطن سے جنم لینا اور اُن کے آسمان پر جانے کے عقیدہ سے کلیتاً انکار کیا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ابتدائی عیسائیت یونانی فلسفہ سے بہت متاثر ہوئی۔ چنانچہ عقیدہ تثلیث اسی تاثر کے ماتحت عیسائی تعلیمات میں شامل کر دیا گیا

بشپ پائیک نے مشہور امریکی رسالہ "لک" (LOOK) کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا:۔

"میں نے تثلیث کے جہاز کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ عقیدہ تثلیث انتہائی گمراہ کن ہے اور جو کچھ باپ کے اختیارات ہیں اگر وہی اختیارات بیٹے اور تیسرے اقنوم کے بھی ہیں تو یہ نہایت الجھن پیدا کرنے والا معاملہ ہے۔"

(بحوالہ مسلم ہیرلڈ ۹ مئی ۱۹۶۶ء)

برطانوی چرچ کے مشہور بشپ ریورنڈ ہیو مانٹی فائر (REV HOGH MONTE FIORE) جو برمنگھم کے بشپ ہیں اور چرچ میں بہت اثر و رسوخ رکھتے ہیں لکھتے ہیں:۔

"پرانی عیسائیت مسیح کی الوہیت سے شروع ہو کر اس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتی تھی کہ خدا نے انسانی شکل کس طرح اختیار کر لی۔ لیکن نئی عیسائیت اس ناقابلِ تردید حقیقت سے شروع ہوتی ہے کہ عیسیٰ محض انسان تھے اور یہ بات پیش کرنے کے بعد یہ دکھانے کی کوشش کرتی ہے کہ خدا نے مسیح کے ذریعہ کیا اور کس طرح کام کیا؟"

(بحوالہ تحریک جدید مارچ ۱۹۶۸ء)

برطانوی چرچ کے ایک اور مشہور بشپ نے جو کلیسا کے عقیدہ [illegible] کی حیثیت میں بھی رہ چکے ہیں جن کا نام ڈاکٹر جان رابنسن ہے (DR. JOHN ROBINSON.) "HONEST TO GOD." کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں انہوں نے صاف طور پر یہ لکھا کہ عیسائیت کے عقائد بالخصوص مسیح کا خدا ہونا اور ان کا جسم انسانی کے ساتھ آسمان پر پہنچ کر خدا کے داہنے ہاتھ تخت پر بیٹھنا انتہائی مضحکہ خیز ہے۔

ڈاکٹر رابنسن کی اس کتاب نے برطانیہ کے کلیسائی حلقوں میں تہلکہ مچا دیا تھا اور بعض اخبارات نے بشپ صاحب کو "دہریہ بشپ" کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔

یورپ میں عیسائی عقائد سے بیزاری اور دہریت کے روز افزوں میلان کے باعث چرچ ایک خطرناک صورت حال سے دوچار ہے۔ امریکہ کے مشہور رسالہ "ٹائم" نے اپنی ۱۱ر نومبر ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں اس صورت حال کا کچھ یوں تجزیہ کیا ہے:۔

"کسی بھی مسیحی نسل کو متعین کرنے میں اتنی دماغ سوزی اور سر کھپائی نہیں ہوئی جتنی کہ کلیسا کے ایک بنیادی عقیدہ کے بارہ میں کرنا پڑی اس کو موجودہ دنیا کے لئے ایک قابلِ فہم اچنبھا ہی رہا ہے اور وہ ہے تثلیث کا عقیدہ۔ جس کی رُو سے ایک خدا میں تین اقنوم تسلیم کرنا پڑتے ہیں۔ تثلیث کا لفظ اناجیل میں نہیں ہے۔ گو پولوس کی ایک عبارت میں اس کا تصور موجود ہے۔"

حال ہی میں انگلستان کے چھ نامی گرامی پادریوں نے ایک کتاب "THE MYTH OF GOD INCARNATE." یعنی "انسانی جسم میں الوہیت کے حلول کا فرضی افسانہ" کے نام سے شائع کی ہے اس کتاب میں ان پادریوں نے الوہیت مسیح کے عقیدہ سے سراسر انکار کیا ہے۔ اس کتاب کے شائع ہونے پر برطانیہ کی مذہبی فضا میں ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ اخبار "ٹائمز" نے اپنے ۲۹ر جون ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں "الوہیت مسیح کے متعلق دینی مجادلہ کا آغاز" کے عنوان سے اپنے مذہبی امور کے نامہ نگار CLIFFORD LONGLEY کی تحریر کردہ مندرجہ ذیل رپورٹ شائع کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:۔

"پادری صاحبان نے اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے یا جو کچھ وہ دوسری کتابوں مضامین اور لیکچروں میں لکھتے اور کہتے رہے ہیں وہ یہ ہے کہ مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دینا اور اسے تثلیث مقدس کا دوسرا اقنوم ٹھہرانا ایک ایسی زبان استعمال کرنے کے مترادف ہے جو اس زمانہ میں سراسر بے معنی ہو کر رہ گئی ہے"

(دی ٹائمز ۔ ۲۹ر جون ۱۹۷۷ء)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی مختصر رُوداد

اجلاس سوم منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء

جماعت احمدیہ کے پچاسی ویں جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس پروگرام کے مطابق ۲۷ دسمبر کو صبح سوا نو بجے زیر صدارت محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ نے کی جس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب جاوید لاہور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روح پرور اردو منظوم کلام ترنم سے سنایا۔

تفسیر خاتم النبیینؐ اور بزرگانِ سلف

اس کے بعد محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "تفسیر خاتم النبیینؐ اور بزرگانِ سلف" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے واضح فرمایا ہمارے ہادی و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت کا دامن ازل سے ابد تک پھیلا ہوا ہے اس لئے خداوند کریم نے آنحضورؐ کو قرآن عظیم جیسا بے مثل و مانند کلام عطا فرمایا جو غیر محدود حقائق اور معارف پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کلام کو معانی و مطالب کا ایک ناپیدا کنار سمندر قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے۔ اگر زمین کے تمام درختوں کو قلموں میں اور سمندروں کو سیاہی میں تبدیل کر دیا جائے تو قلم ٹوٹ جائیں گے اور سمندروں کی سیاہی بھی ختم ہو جائے گی مگر قرآن عظیم کے معارف و حقائق ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔

قرآن عظیم کے حقائق و معارف میں سے ایک زندہ اور دائمی معجزہ جو اس کی سچائی پر قیامت تک کے لئے برہانِ ناطق ہے "خاتم النبیین" کا معجزہ ہے۔ آپؐ کو بتایا گیا تھا کہ اگرچہ آپؐ کی بالغ نرینہ اولاد نہیں مگر آپؐ امت کے روحانی باپ ہیں اور آپؐ کی روحانی اولاد ہمیشہ اور اتنی کثرت سے ہوگی کہ سمندروں کے قطرے اور آسمان کے ستارے شمار ہو سکیں گے مگر آپؐ کی امت کو شمار نہیں کیا جا سکے گا۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا خاتم النبیین کے ارفع و اکمل اور اعلیٰ ترین مقامِ محمدیت پر غور کریں تو ہمیں سچ مچ حقائق و معارف کا ایک دریا بہتا نظر آتا ہے۔ اکابر صوفیاء نے گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار کے قریب نام گنوائے ہیں لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ مشاہیرِ امت نے سب سے بڑھ کر آپؐ کے نام خاتم النبیین ہی کی تفسیر بیان کی ہے اور یہ قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کی ایک محکم دلیل ہے۔ بزرگانِ سلف نے خاتم النبیین کے ۳۰ معانی بیان کئے ہیں جو قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اگر اسلامی لٹریچر پر ایک سرسری نظر بھی ڈالی جائے تو یہ بات نہایت نمایاں طور پر سامنے آتی ہے کہ ہر مکتبہ فکر کے علماء نے نہایت تکرار اور شدت سے یہ حقیقت مسلمانانِ عالم کے سامنے پیش کی ہے کہ ختم نبوت کی برکت سے آپ کا فیضان جاری و ساری ہے اور اس فیضان کا اکمل ترین ظہور ظہور مہدی کی صورت میں ہوگا جس کا باطن خاتم الانبیاء کا باطن اور آپؐ کی صفات حسنہ کا عظیم الشان شاہکار ہے جو ہر فیض آپؐ سے حاصل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فیضانِ ختم نبوت کے اس اکمل و اتم ظہور کے متعلق اولیاءِ امت پر بہت سے انکشافات بھی فرمائے۔ محترم مولوی صاحب نے اپنے دعویٰ کی دلیل کے طور پر پہلی صدی سے تیرھویں صدی کے علماء ربانی کی تحریرات کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

تقریر کے آخر میں مکرم مولوی صاحب نے فرمایا۔ اگر یہ علماء ربانی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں تو وہ دیکھیں گے کہ الہام و کشوف پر ایمان کے لحاظ سے آج روئے زمین پر ان مشاہیر کے ہم مسلک اور ہم مذہب صرف احمدی ہیں۔ انہیں میں بزرگانِ سلف کے الہامی افکار و خیالات اور کشفی نظریات زندہ ہیں اور وہی ہیں جو منصبِ نبوت کے سب پہلوؤں پر علیٰ وجہ البصیرت ایمان لاتے ہیں۔

نمائندہ وفد جرمنی کی تقریر

مکرم مولوی صاحب کے بعد جرمنی کے وفد کے نمائندہ محترم ہدایت اللہ صاحب حبش نے انگریزی زبان میں مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے جرمنی کے تمام احمدیوں (وہ جرمن ہوں یا پاکستانی یا کسی اور ملک سے تعلق رکھتے ہوں) کا سلام حاضرین جلسہ تک پہنچایا اس کے بعد فرمایا ہم اس مقدس جلسہ پر جرمنی سے تین ہزار میل سے اڑان کر کے ربوہ پہنچے ہیں۔ گو ہم جرمنی کے باشندے ہیں لیکن ہمارے دل پاکستانی ہیں کیونکہ ہم نے پاکستان میں وہ نور دیکھا ہے جس سے ہم منور ہوئے ہیں۔ اپنے ملک میں ہم اندھیرے میں تھے۔ ہم حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود پر ایمان لائے ہیں اور احمدیت کی برکت سے ہم نے حقیقی اور سچے اسلام کو قبول کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ہیں اور حضرت احمد علیہ السلام چاند ہیں۔ جس طرح چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح حضرت احمد علیہ السلام نے بھی ہر فیض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے اپنی ایک انگریزی نظم بھی سنائی جس سے آپ کے دلی جذبات کا اظہار ہوتا تھا۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

اس کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظم اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ نے "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" ہر احمدی کی زندگی کا ماٹو ہے اور مذاہبِ عالم کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبی آئے ان میں سے ہر ایک کے زمانہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین کی گئی۔ کیونکہ جب بھی انبیاء دنیا میں آئے انہوں نے لوگوں کو دنیا طلبی میں محو اور غافل پایا اور تمام صحف انبیاء میں یہ تعلیم درج ہے کہ دنیا طلبی اور خدا پرستی یکجا جمع نہیں ہو سکتے۔

آپ نے واضح فرمایا کہ دنیا کو بالکل ترک کر دینا اور رہبانیت اختیار کر لینا دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہیں ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کو کلیۃً ترک کر دو بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ بیشک دنیا کے کام بھی کرو لیکن دنیا میں محو اور غافل ہو کر خدا کو ہی ترک نہ کر دو۔

محترم مولانا نے فرمایا پہلے زمانہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا زیادہ مشکل نہیں تھا کیونکہ دنیا اپنی تمام تر رعنائیوں اور خوبصورتیوں کے ساتھ انسان کے سامنے نہیں آئی تھی لیکن اس زمانہ میں دنیا اپنی تمام رعنائیوں اور خوبصورتیوں کے ساتھ ہمارے رستہ میں حائل ہے۔ ہر تحریک جو دنیا میں اٹھتی ہے اس کا مقصدِ وحید لوگوں کو خدا تعالیٰ سے دور لے جانا ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کے قلوب کو دنیا کی طرف لگا دیتی ہے۔ اس زمانہ میں کفر اسلام کے خلاف ہر قسم کے ہتھیار استعمال کر رہا ہے اس لئے اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہ ہو تو کفر کا مقابلہ انسان کے لئے مشکل ہے۔ اس زمانہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا آسان امر نہیں۔

محترم مولانا نے فرمایا۔ اس زمانہ کے مامور نے اپنی جماعت سے بیعت کے وقت یہ عہد لیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ یہ ایک ہمہ گیر عہد ہے جو ایک احمدی کو ہر عمل کے وقت متنبہ کرتا ہے اور کہتا ہے پہلے یہ سوچ لے کہ کیا تیرے اس عمل میں دین مقدم ہے یا دنیا۔ اگر تیرے اس عمل میں دین مقدم ہے تو تو سچا احمدی ہے ورنہ نہیں۔ اس عہد کے الفاظ تھوڑے ہیں لیکن یہ اسلام کا نچوڑ ہے۔

محترم مولانا نے تقریر کے آخر میں فرمایا اس عہد کے کچھ تقاضے بھی ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس عہد کو پورا کریں تو ان تقاضوں کو بھی پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر ہم ان تقاضوں کو پورا نہیں کرتے تو ہم سچے احمدی نہیں اور اس عہد کو جو ہم نے بیعت کے وقت کیا ہے پورا کرنے والے قرار نہیں پاتے۔ ان تقاضوں میں بعض یہ ہیں :-

۱۔ ہم دنیا کے اموال اور زینتوں سے مقدم اللہ اور اس کے رسولؐ کو رکھیں۔
۲۔ عبادت کی طرف زیادہ توجہ دیں اور ذکرِ الٰہی سے ہمیں دنیوی کاروبار نہ روکے۔
۳۔ ہم نہ صرف خود دین کی خاطر اپنی زندگیاں گزاریں بلکہ اپنی اولاد کی زندگیاں بھی خدا کے دین کے لئے وقف کریں۔
۴۔ اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ کسی مالی قربانی سے دریغ نہ کریں۔
۵۔ مغربی تمدن و تہذیب کی بجائے اسلامی تہذیب و تمدن کو اپنائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح اور سچا احمدی بننے کی توفیق عطا کرے اور ہم اپنے فرائض کو پوری طرح سمجھنے اور ادا کرنے والے ہوں۔ آمین ٭

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کی تحریک جماعت کی تربیت کیلئے ازحد ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآن کریم کی تعلیم کے فروغ اور اس کی اشاعت اور جماعت کی تربیت کے لئے وقف عارضی کی تحریک کی اہمیت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"جماعت کا ایک حصہ سُست ہو گیا ہے اور باقی ساری جماعت کو اس کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کروں اور اس سلسلہ میں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں مجھے پانچ ہزار واقف چاہئیں اور واقف بھی ایسے جو طوعاً اپنی مرضی اور خوشی سے سال میں دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں ورنہ اگر ضرورت اور ضرورت کا احساس اس طرح شدت اختیار کر گیا تو شاید کوئی وقت ایسا بھی آجائے جب اس تحریک کو طوعی نہ رکھنا پڑے بلکہ اسے جبری تحریک قرار دے دیا جائے اور ہر احمدی کا یہ فرض قرار دے دیا جائے کہ وہ جس طرح اپنی آمد کا سولہواں یا دسواں حصہ دین کے لئے دیتا ہے اسی طرح اپنی زندگی کے ہر سال میں سے پندرہ دن یا چھ ہفتے وقف عارضی کے لئے بھی دے تا کہ قرآن کریم کی اشاعت صحیح رنگ میں کی جائے اسی طرح جماعتوں کی تربیت بھی صحیح طور پر کی جا سکے"

(خطبہ مطبوعہ الفضل ۴ر نومبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۲ تا ۵)

نتیجہ سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی سال ۱۹۷۶ء

گزشتہ سال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جو انعامی مقابلہ مضمون نویسی بعنوان سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شعبِ ابی طالب) ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ حسبِ ذیل ہے:۔

اوّل:۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب۔ راولپنڈی

دوم:۔ " محمد الیاس منیر صاحب۔ ربوہ

سوم:۔ " منصور احمد صاحب مبشر۔ ربوہ

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یہ اشیاء کن کی ہیں؟

مندرجہ ذیل اشیاء جلسہ سالانہ (خواتین) کے دوران ملی ہیں:۔

(۱) نظر کی عینک ۲ عدد (۲) پرس ۲ عدد (۳) بچوں کے دوپٹے ۴ عدد (۴) گرم چادر ۱ عدد (۵) بچگانہ اونی ٹوپیاں ۸ عدد (۶) دستی رومال ۸ عدد (۷) مفلر ۶ عدد (۸) دستانے ۲ بچگانہ ایک بڑا (ایک ایک ہاتھ کے) (۹) جراب بڑی ایک جوڑا (۱۰) گرم چادر ایک عدد (۱۱) بچگانہ پاجامے ۳ عدد (۱۲) جراب بچگانہ ۳ عدد (ایک ایک پاؤں کی) (۱۳) چادر فلالین چیک ایک عدد (۱۴) بڑے دوپٹے ۳ عدد (۱۵) بچگانہ بب ۴ عدد (۱۶) بستر کی چادر ۲ عدد (۱۷) بچگانہ چادر ایک عدد (۱۸) بچوں کی جوتیاں ۲ جوڑے (۱۹) بڑی جوتی ایک پاؤں (۲۰) بچگانہ جوتیاں ۴ عدد (ایک ایک پاؤں) (۲۱) میز پوش ایک عدد (۲۲) بچگانہ دُلائی ایک عدد۔ (۲۳) کُشن ۲ عدد (۲۴) کلیجی رنگ کا سویٹر بڑا ایک عدد (۲۵) بچگانہ کوٹ ایک عدد (۲۶) عینک ایک عدد (۲۷) پرس ایک عدد (۲۸) بستر مکمل کمرہ نمبر ۱ آف شیخوپورہ سے ملا (۲۹) بچگانہ جوتا ایک پاؤں (۳۰) بچگانہ سویٹر ۲ عدد (۳۱) ٹوپی ایک عدد (۳۲) سونے کے جھمکے کا نچلا حصہ (۳۳) انگوٹھی الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ رولڈ گولڈ ایک عدد (۳۴) دھاگے کی ریل ایک عدد (۳۵) سینٹ کی شیشی ایک عدد (۳۶) نالا پونی ایک عدد (۳۷) ٹفن کے ڈبے ۲ عدد (۳۸) گرم شال ایک عدد (۳۹) چھوٹا سویٹر ایک عدد۔

یہ سب سامان دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں موجود ہے۔ ان کے علاوہ ایک گرم چادر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے گھر کوئی بہن بھول گئی ہے وہ آپ کے گھر سے پتہ کر کے جس کی ہو لے سکتی ہے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

۱۔ مکرم سید محمود احمد صاحب سکنہ موسے والا ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۷-۱۲-۷۷ کو فوت ہوگئی ہیں، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۲۸-۱۲-۷۷ کو بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

۲۔ مورخہ ۲۵ر نومبر ۱۹۷۷ء کو محترم سیٹھی محمد اسحق صاحب مرحوم جہلمی کی اہلیہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ بعمر ۷۰ سال مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ۱۹۷۴ء میں اُن کا نوجوان سال فرزند سیٹھی مقبول احمد شہید ہو گیا مرحومہ نے نہایت صبر و استقلال سے اس صدمہ کو برداشت کیا۔ مرحومہ نے اپنی یادگار دو لڑکیاں اور چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار (چوہدری) عبدالعزیز سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جہلم)

۳۔ میری تائی مکرمہ مہراں بی بی صاحبہ اہلیہ فضل الدین صاحب مرحوم درویش قادیان جو کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ افریقہ کی خوشدامن تھیں مورخہ ۲-۱۲-۷۷ بروز جمعہ اچانک دل کی تکلیف کی وجہ سے وفات پاگئیں، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں ۳-۱۲-۷۷ کو مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احبابِ جماعت مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے صبرِ جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار احمد الدین وکالتِ مال اوّل تحریک جدید ربوہ)

۴۔ ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۷ء کو میرے والد محترم میاں فضل حق صاحب جھنگ صدر میں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے قُرب اور بلند درجات سے نوازے۔ آمین

۵ر نومبر ۱۹۷۷ء کو میرے بہنوئی مکرم صوفی بشارت احمد صاحب ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد میں ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئے۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک بیوہ اور کئی نوعمر بچے اور بچیاں چھوڑ گئے۔ احباب ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(امۃ الرشید بنت میاں فضل حق مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ)

تصحیح

الفضل ۲ر جنوری ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۳ پر خواتین کے جلسہ سالانہ کی روداد میں ایک غلطی ہو گئی ہے۔ ۲۸ر دسمبر کی صبح کے اجلاس میں حضرت بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظم پڑھی تھی نہ کہ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ نے۔ قارئین تصحیح فرما لیں۔

انڈے بٹھانے اور چوزے پالنے کا موسم آیا

انڈے لائیں اور چوزے نکلوائیں

ریٹ انڈے نکلوائی -/۷۵ سینکڑہ انڈے

ایک ہزار سے زائد انڈے -/۶۰ "

مرغ مرغی کی پہچان -/۵۰ سینکڑہ

۵۰۰ سے زائد چوزوں کے لئے -/۲۵ سینکڑہ

ریٹ چوزے یک روزہ پٹھیاں -/۲۵۴ سینکڑہ

نر چوزے -/۱۵۰ سینکڑہ

خلیل پولٹری فارم محلہ دارالفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴